Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 23- ستمبر 1999ء - 12 جمادی الثانی 1420 ہجری - 23 تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 215

جمعرات 23- ستمبر 1999ء

دعا میں لگے رہو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم سے کسی کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔ اور کہتا پھرے کہ میں نے دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب یستجاب للعبد مالم یعجل)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

دعا کو پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جاوے۔ جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح پر آتشی شیشے کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعاعیں اس شیشہ پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدّت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے۔ پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے۔ اس طرح پر ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے۔ جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔ (-)

مدت دراز تک انسان کو دعاؤں میں لگے رہنا پڑتا ہے۔ آخر خدا تعالیٰ ظاہر کر دیتا ہے میں نے اپنے تجربہ سے دیکھا ہے اور گذشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے لیکن جس امر میں جلد جواب مل جاتا ہے وہ ہونے والا نہیں ہوتا۔ عام طور پر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ ایک سائل جب کسی کے دروازہ پر مانگنے کے لئے جاتا ہے اور نہایت اضطراب اور عاجزی سے مانگتا ہے اور کچھ دیر تک جھڑکیاں کھا کر اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔ اور سوال کئے ہی جاتا ہے تو آخر اس کو بھی کچھ شرم آ ہی جاتی ہے۔ خواہ کتنا ہی بخیل کیوں نہ ہو۔ پھر بھی کچھ نہ کچھ سائل کو دے ہی دیتا ہے۔ تو کیا دعا کرنے والے کا ایک معمولی سائل جتنا بھی استقلال نہیں ہونا چاہئے؟ خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصہ سے اس کے آستانہ پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 694-695)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ 22- ستمبر- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی وناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے موصول ہونے والی اطلاع درج ذیل ہے۔

21- ستمبر- اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے- حسب معمول دفتری امور بھی سر انجام دے رہے ہیں- جو علاج ہو رہا ہے اس کا پورا اثر ظاہر ہونے میں ابھی کچھ وقت اور لگے گا-

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں- خداوند کریم ورحیم اپنے فضل اور رحم کے ساتھ پیارے آقا کو جلد کامل صحت یابی عطا کرے اور آپ کے تمام مقاصد دینیہ کو غیر معمولی کامیابی سے نوازے- آمین-

روحانی علاج اور دعا

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یہ دعا کرتے اذھب الباس رب الناس واشف وانت الشافی لا شفاء الا شفاؤک لا یغادر سقماً

(صحیح بخاری کتاب المرضٰی باب العائد للمریض)

اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور کر دے۔ اور خود شفا دے کیونکہ تو شافی ہے۔ تیرے علاوہ کوئی شفا نہیں دے سکتا۔ ایسی شفا دے جو کوئی سقم نہ چھوڑے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضورؐ کے اہل وعیال میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضورؐ (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) بطور دعا پڑھ کر پھونکتے اور ہاتھ جسم پر پھیرتے۔

(صحیح بخاری کتاب السلام باب رقیہ المریض)

حضرت سائبؓ کہتے ہیں۔

میں چھوٹا تھا کہ میری خالہ مجھے حضورؐ کے پاس لے گئیں اور کہا یا رسول اللہ میرا یہ بھانجا بیمار ہے حضورؐ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور برکت کی دعا دی۔ پھر حضورؐ نے وضو کیا تو میں نے حضورؐ کا متبرک پانی بھی پیا۔

(صحیح بخاری کتاب المرضٰی باب من ذھب بالصبی المریض)

حجۃ الوداع کے سفر میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیمار ہو گئے تو حضورؐ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ پھر ان کے چہرے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اے اللہ سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت مکمل کر (یعنی دار الہجرت مدینہ جانے کی توفیق دے)

آپؐ نے حضرت سعدؓ کو شفایابی کی بشارت دی اور فرمایا کہ تمہیں دین کی بڑی بڑی خدمات کی توفیق ملے گی اور کئی قومیں تم سے فائدہ اٹھائیں گی۔

حضرت سعدؓ دیر تک زندہ رہے اور مصر بھی فتح کیا۔ وہ فرماتے تھے کہ میں حضورؐ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک اپنے جگر پر آج بھی محسوس کر رہا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب المرضٰی باب وضع الید علی المریض وکتاب الوصایا باب کتب علیکم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔ عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

دلبر مرا یہی ہے

فرخ سلمانی

نمبر 32

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

ہر حال میں دعوت الی اللہ

عروہ نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے۔ عروہ کہتے ہیں کہ اسامہ نے مجھے بتایا کہ ایک دن حضورؐ عربی گدھے پر سوار ہوئے۔ اس کی پیٹھ پر پالان پڑی تھی جس کے نیچے فدک کی گدّار کھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے اسامہؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی کے لئے روانہ ہوئے۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ یہ بات جنگ بدر سے پہلے کی ہے۔ حضورؐ اس طرح چلے جارہے تھے کہ آپ ایک محفل کے پاس سے گذرے جس میں عبداللہ بن ابی سلول بھی بیٹھا ہوا تھا اور یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ جب ابھی عبداللہ مسلمان نہیں ہوا تھا۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ یہ ایک ملی جلی محفل تھی اس میں مسلمان، مشرک اور یہودی سبھی بیٹھے تھے اور اس مجلس میں عبداللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ حضورؐ کی سواری گرد اڑا رہی تھی اس گردوغبار نے اس محفل کو بھی ڈھانپ لیا۔ اس پر ابن سلول نے جھٹ سے اپنی چادر اپنے ناک پر رکھ لی اور حضورؐ کو آواز دے کر چلایا دیکھ ہم پر گرد مت اڑا۔ حضورؐ جب اس محفل تک پہنچے تو انہیں سلام کیا۔ (دیکھا کہ یہودی اور مشرک بھی اس محفل میں موجود ہیں)۔ سواری روک لی۔ اترے۔ ان کے پاس آئے۔ پھر انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان کو قرآن سے کچھ سنایا۔ اس پر عبداللہ بن ابی غصہ اور طنز سے کہنے لگا کہ دیکھ اے شخص مان لیا کہ جو بات تو کہتا ہے وہ ضرور ایسی ہوگی کہ اس سے بہتر کوئی اور بات نہ ہو۔ لیکن اگر تیری بات سچی بھی ہے تو مہربانی کر اور ہماری مجلسوں میں آکر ایسی باتوں سے ہمیں تکلیف نہ پہنچایا کر اپنے گھر جا بیٹھ پھر جو تیرے گھر آئے اس کو بے شک سنانا۔ اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بولے (کہ حضورؐ یہ یونہی کرتا ہے) آپؐ ضرور ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں اور ہمیں اپنی باتیں سنایا کریں کیونکہ آپؐ سے باتیں سننا ہمیں بہت محبوب ہے۔ اس پر مسلمانوں، یہودیوں اور مشرکوں کی آپس میں تلخ کلامی ہوگئی اور قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے پر پل پڑتے لیکن بیچ بچاؤ ہوگیا اور جب تک یہ لوگ خاموش نہیں ہوگئے حضورؐ وہیں ٹھہرے رہے۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب کینة المشرک)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حیا کے نمونے

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے اور جب آپؐ کسی بات کو ناپسند فرماتے تھے تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا تھا اور ہم حضورؐ کے چہرہ سے پہچان لیتے تھے کہ حضورؐ نے کسی بات کو ناپسند فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کثرۃ حیائہ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب حضورؐ کو کسی شخص کے متعلق کوئی شکایت پہنچتی تو حضورؐ اس شکایت کا ذکر اس شخص کا نام لے کر نہیں کرتے تھے اور یہ نہیں فرماتے تھے کہ فلاں آدمی کو کیا ہو گیا ہے وہ ایسی باتیں کرتا ہے بلکہ ہمیشہ بغیر کسی کا نام لئے یہ فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے وہ ایسی باتیں کرتے ہیں یا کہتے ہیں۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن العشرۃ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضورؐ سے ملنے حضورؐ کے پاس آیا۔ اس شخص نے اپنے پر زرد رنگ لگایا ہوا تھا اور اس زردی کے نشان اس پر نظر آتے تھے۔

انسؓ کہتے ہیں کہ جب حضورؐ کسی شخص میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھتے تو ایسے شخص سے بہت کم آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے اور نظریں نیچی رکھتے۔ ایسا ہی حضورؐ نے اس موقع پر کیا اور جب یہ شخص چلا گیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی اس آدمی کو کیوں نہیں کہتا کہ وہ یہ رنگ اپنے پر سے دھوڈالے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن العشرۃ)

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
(درثمین)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

سوموار 27- ستمبر 1999ء

12-50 a.m.	البانین آئٹم
1-20 a.m.	درس القرآن-95-2-6
2-55 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
4-05 a.m.	تلاوت-خبریں
4-35 a.m.	چلڈرنز کلاس سبق نمبر29
5-05 a.m.	لقاء مع العرب
6-05 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ-جلسہ 1998ء کی جھلکیاں
7-05 a.m.	اردو کلاس
8-15 a.m.	چینی زبان سیکھئے
8-45 a.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
10-05 a.m.	تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
11-00 a.m.	چلڈرنز کلاس سبق نمبر29
11-45 a.m.	درس القرآن-نمبر4
12-35 p.m.	لقاء مع العرب
1-40 p.m.	اردو کلاس
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت-خبریں
4-40 p.m.	نارویجین زبان سیکھئے
5-10 p.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- سالانہ سپورٹس ایونٹ-ربوہ
6-00 p.m.	بنگالی سروس
7-00 p.m.	ہومیو پیتھی کلاس- 95-3-13
8-10 p.m.	چلڈرنز کلاس-95-6-24
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت-درس ملفوظات

منگل 28- ستمبر 1999ء

12-45 a.m.	ٹرکش پروگرام
1-10 a.m.	روحانی خزائن
1-55 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس
3-00 a.m.	نارویجین زبان سیکھئے
4-05 a.m.	تلاوت-درس الحدیث-خبریں
4-40 a.m.	چلڈرنز کلاس سبق نمبر30
5-10 a.m.	لقاء مع العرب
6-10 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس
7-05 a.m.	اردو کلاس
8-10 a.m.	نارویجین زبان سیکھئے
8-50 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس- سبق نمبر69
10-05 a.m.	تلاوت-درس الحدیث-خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کلاس سبق نمبر30
11-00 a.m.	پشتو پروگرام-خطبہ جمعہ 98-3-20 پشتو ترجمہ کے ساتھ
12-05 p.m.	روحانی خزائن
12-40 p.m.	لقاء مع العرب
1-40 p.m.	اردو کلاس
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت-خبریں
4-40 p.m.	سویڈش زبان سیکھئے
5-00 p.m.	فرام دی آرکائیوز-خطبہ جمعہ 89-12-1
5-55 p.m.	بنگالی سروس
6-55 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس 95-1-4
8-00 p.m.	چلڈرنز کارنر-ترتیل القرآن کلاس
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت-درس القرآن
10-30 p.m.	اردو کلاس
11-40 p.m.	لقاء مع العرب

بدھ 29- ستمبر 1999ء

12-40 a.m.	نارویجین سروس
1-05 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
1-35 a.m.	ہماری کائنات
2-00 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر33
3-00 a.m.	سویڈش زبان سیکھئے
3-20 a.m.	تقریر-سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
4-05 a.m.	تلاوت-خبریں
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر-ترتیل القرآن کلاس سبق نمبر28
5-00 a.m.	لقاء مع العرب
6-00 a.m.	فرام دی آرکائیوز-خطبہ جمعہ
7-00 a.m.	اردو کلاس
8-00 a.m.	سویڈش زبان سیکھئے
8-25 a.m.	تقریر سیرت صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
8-55 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس سبق نمبر33
10-05 a.m.	تلاوت-خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر-ترتیل القرآن کلاس
11-00 a.m.	سواحیلی آئٹم-خطبہ جمعہ 96-9-6 سواحیلی ترجمہ کے ساتھ
12-15 p.m.	ہماری کائنات
12-40 p.m.	تاریخ احمدیت سے ایک ورق
12-50 p.m.	لقاء مع العرب
1-55 p.m.	اردو کلاس
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت-خبریں
4-35 p.m.	سپینش زبان سیکھئے
5-10 p.m.	اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضرت صاحب کی ملاقات
6-15 p.m.	بنگالی سروس
7-20 p.m.	ترجمۃ القران کلاس سبق نمبر34
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر-گلدستہ
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت-تاریخ احمدیت
10-25 p.m.	اردو کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجھے قرآن کریم سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی

حضرت مولانا نورالدین صاحب کی محبتِ قرآن

قرآن میری غذا اور میری تسلی اور اطمینان کا ذریعہ ہے

حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل کو قرآن کریم سے جو عشق و محبت تھی اس کی مثال دنیا میں شاذ ہی نظر آتی ہے بلکہ آپ کے خاندان مطہر کا پشتوں سے عشق قرآن مجید شیوہ و طور طریقہ رہا ہے۔

پاک خاندانی ورثہ

حضرت مولوی نور الدین صاحب کے دل پر قرآن کریم کی عظمت اور محبت کا اثر فطرتی تھا۔ آپ اس شخص کی نسل سے تھے جو قرآن کریم کی آیات ہی کی تاثیر سے گھائل ہو گیا تھا۔ وہی جذبہ وہی تاثیر قرآن کریم سے محبت و عشق کی نورالدین میں بھی پائی جاتی ہے اور یہ اثر پشتوں سے چلا آتا تھا آپ سے اوپر گیارھویں پشت تک حفاظ قرآن کریم کا سلسلہ ملتا ہے۔ خود حضرت نورالدین کی والدہ ماجدہ اور باپ کو قرآن کریم سے انتہا درجہ کی محبت تھی۔ حضرت نورالدین کے باپ نے جب اپنی بڑی بیٹی کی شادی کی۔ تو جہیز میں جو چیز سب سے بلند پایہ پیش کی۔ وہ قرآن مجید تھا۔

حضرت نورالدین اعظم فرماتے ہیں۔

"جب ہماری سب سے بڑی بہن کی شادی ہوئی تو ہمارے باپ نے جہیز میں سب سے اوپر قرآن شریف رکھ دیا اور کہا کہ ہماری طرف سے یہی ہے۔ اس قرآن شریف کا کاغذ حریری باریک بڑی محنت اور صرف زر سے میسر ہوا تھا۔ جلال پور جٹاں (گجرات) کے مولوی نور احمد صاحب نے سو روپیہ میں لکھ کر دیا۔ جدول' رول' آیتیں بنانا' رنگ بھرنا' سونے کا پانی پھیرنا وغیرہ علاوہ۔

(مرقاۃ الیقین ص 193

آپ اپنی والدہ ماجدہ کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"میری ماں اچھی پڑھی ہوئی اور قرآن شریف کو خوب سمجھتی تھیں۔ وہ اعوان قوم میں سے تھیں۔ (مرقاۃ الیقین ص 194)

"والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے۔"

(مرقاۃ الیقین ص 19

"میری ماں کو قرآن کریم پڑھانے کا بڑا ہی اتفاق ہوتا تھا۔ انہوں نے تیرہ برس کی عمر سے قرآن شریف پڑھانا شروع کیا تھا۔ چنانچہ یہ ان کا اثر ہے کہ ہم سب بھائیوں کو قرآن شریف سے بہت ہی شوق رہا ہے۔"

(مرقاۃ الیقین ص 196

"ابتداء میں میں نے اپنی ماں کی گود میں قرآن شریف پڑھا ہے۔ اور انہیں سے پنجابی زبان میں فقہ کی کتابیں پڑھیں اور سنیں۔ اور کچھ حصہ قرآن شریف کا والد صاحب سے بھی پڑھا۔"

(مرقاۃ الیقین)

بیج بویا گیا

آپ فرماتے ہیں۔

"جناب الٰہی کے انعامات میں سے یہ بات تھی کہ ایک شخص کلکتہ کے تاجر کتب جو مجاہدین کے پاس اس زمانہ میں روپیہ لے جایا کرتے تھے۔ ہمارے مکان میں اترے۔ انہوں نے ترجمہ قرآن کی طرف یا یہ کہنا چاہئے کہ اس گراں بہا جواہرات کی کان کی طرف مجھے متوجہ کیا جس کے باعث میں اس بڑھاپے میں نہایت شادمانہ زندگی بسر کرتا ہوں۔

اس وقت حضرت نورالدین کی عمر سولہ سترہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ (1857'1858ء) جب پہلی مرتبہ آپ کو قرآن مجید کے ترجمہ کی طرف توجہ ہوئی۔ اور یہ ایک بیج تھا۔ جو قرآن کریم کے ایک بے نظیر عالم اور شفیق معلم کے دل پر بویا گیا۔" (الحکم 7۔ اکتوبر 1937ء)

لاثانی کتاب

فرماتے ہیں۔

"میں نے دنیا کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور بہت ہی پڑھی ہیں۔ مگر ایسی کتاب دنیا کی دلربا' راحت بخش' لذت دینے والی۔ جس کا نتیجہ دکھ نہ ہو' نہیں دیکھی جس کو بار بار پڑھتے ہوئے۔ مطالعہ کرتے ہوئے اور اس پر فکر کرنے سے جی نہ اکتائے۔ طبیعت نہ بھر جائے یا بدخو دل اکتا جائے۔ پھر میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ میری عمر میری مطالعہ پسند طبیعت۔ کتابوں کا شوق' اس امر کو ایک بصیرت اور کافی تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ ہرگز ہرگز کوئی کتاب ایسی موجود نہیں ہے۔ (-) میں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ اس کو جتنی بار پڑھو۔ جس قدر پڑھو اور جتنا اس پر غور کرو اس قدر لطف اور راحت بڑھتی جاوے گی طبیعت اکتانے کی بجائے چاہے گی کہ اور وقت اس پر صرف کرو۔ عمل کرنے کے لئے کم از کم جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور دل میں ایمان یقین اور عرفان کی لہریں اٹھتی ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد 1 ص 34)

تلاوت قرآن پاک

فرمایا

"قرآن شریف میں مطالعہ کرو کہ نابکار خدا تعالیٰ سے نہ ڈرنے والوں اور انبیاء علیہم السلام کا مقابلہ کرنے والے شریروں کا انجام کیا ہوا۔ کس طرح وہ ذلت کی مار سے ہلاک ہوئے... رذائل سے بچنے اور فضائل کو حاصل کرنے کی بے تعداد ضرورت ہے۔ اور یہ بات حاصل ہوتی ہے کسی برگزیدہ انسان کی صحبت میں رہنے سے جس کو خدا نے اس ہی کام کے لئے مقرر کیا ہے۔"

(خطبات نور جلد اول ص 90)

پھر فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میری غذا اور میری تسلی اور اطمینان کا سچا ذریعہ ہے اور میں جب تک ہر روز اس کو کئی رنگ میں پڑھ نہیں لیتا۔ مجھے آرام اور چین نہیں آتا بچپن ہی سے میری طبیعت خدا نے قرآن شریف پر تدبر کرنے والی رکھی ہے۔ اور میں ہمیشہ دیر دیر تک قرآن شریف کے عجائبات اور بلند پروازیوں پر غور کیا کرتا ہوں۔"

(حقائق الفرقان جلد 4. ص 83)

"یاد رکھو انسان خدا کے حضور نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ کوئی اس پر خدا کی آیتیں تلاوت کرنے والا اور پھر مزکّی کرنے والا اور پھر علم اور عمل کی قوت دینے والا نہ ہو۔ تلاوت تب مفید ہو سکتی ہے کہ علم ہو۔ اور علم تب مفید ہو سکتا ہے جب عمل ہو اور عمل تزکیہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور علم معلم سے ملتا ہے۔"

(خطبات نور جلد نمبر 1 خطبہ نمبر 10 ص 98)

تلاوت انسان کی سعادت ہے

درس قرآن میں فرمایا:۔

"قرآن کریم کی تلاوت انسان کی سعادت ہے اور تلاوت کی اصل غرض عمل ہے۔ اور یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جب تک انسان قرآن مجید کے مطالب اور مفہوم سے آگاہی حاصل نہ کرے اور یہ آگاہی قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے ہوتی ہے۔"

علوم کا منبع

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو مطالعہ کا غیر معمولی شوق تھا آپ کے کتب خانہ (کتب خانہ نور) میں نایاب نادر الوجود ہزاروں کی تعداد میں کتب تھیں۔ اور برصغیر میں اس کتب خانہ کا ایک خاص مقام تھا۔ اتنی بڑی ذاتی لائبریری ہونا آپ کے وسعت و ذوق مطالعہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کو مطالعہ کتب کا بہت شوق تھا۔ اور ہر وقت وہ اس شغل کو جاری رکھتے تھے۔ بلا مبالغہ لاکھوں روپیہ اس شوق پر خرچ کئے۔ مگر مطالعہ کتب اور اخراجات محض قرآن کریم کی محبت کا ایک کرشمہ تھے۔ حضرت نورالدین اخیر عمر میں جب گھوڑے سے گر کر بیمار ہوئے۔ (تو) اس وقت کسی نادان نے اعتراض کیا کہ یہ چوٹ محض اس لئے لگی ہے کہ نور الدین نے ہزاروں ہزار کتابیں پڑھی ہیں۔ حضور نے 1911ء کے سالانہ جلسہ میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

"مجھے کیا پسند ہے؟ خدا کی کتاب۔ مجھے قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی چیز پیاری نہیں لگتی۔ ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سب میں مجھے خدا کی کتاب پسند آئی.... اللہ تعالیٰ کی کتاب سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں۔ اور میری غذا جس سے میں زندہ رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے اس کتاب کی محبت اور اس کا فہم دیا ہے....... میں نے دوسری کتابیں پڑھیں ہیں اور بہت پڑھی ہیں۔ مگر اس لئے نہیں کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں وہ مجھے پیاری تھیں بلکہ محض اسی نیت اور غرض سے کہ قرآن کریم کے فہم میں معاون ہوں"

(الحکم 7 اکتوبر ص 4)

عشق و محبت قرآن

شواہد و حقائق

غرض نورالدین کو قرآن کریم کے فہم اور تدبر کے لئے ایک ذوق اور شوق تھا۔ اور اس کا ابتدائی بیج اس تاجر کے ذریعہ بویا گیا جو کلکتہ سے ایام غدر میں بھیرہ آیا تھا۔ پھر جہاں جہاں آپ گئے قرآن مجید کا شوق بڑھتا گیا اور قرآن مجید کے ترجمہ پڑھنے کی جس تحریک کو کسی سے سنا اس سے ہی محبت بڑھتی گئی اس موقعہ پر بیان کر دینا غیر ضروری نہ ہو گا جو فسانہ عجائب کے مصنف کی شاگردی میں پیش آیا۔ جس کا ذکر بارہا آپ نے فرمایا۔ لیکن قرآن مجید کی محبت کے سلسلہ میں 5۔ اگست 1910ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے ذکر کیا۔ یہ اتفاق آپ کو رام پور میں ہوا جہاں آپ حکیم علی حسن صاحب لکھنوی کے ساتھ رہتے تھے۔ اور وہاں مرزا رجب علی بیگ سرور جو ایک بوڑھے آدمی تھے رہتے تھے۔ ان سے حضرت نورالدین کی تقریب بظاہر تو فسانہ عجائب کے پڑھنے کے سوال سے ہوئی۔ مگر پھر رجب علی صاحب کے شیعہ سے سنی ہونے پر گفتگو چلی۔ انہوں نے اپنے دہلی جانے کا واقعہ بیان کیا۔ جسے آپ نے خطبہ جمعہ میں نہایت اختصار سے بیان فرمایا تھا۔

"اس نے (مصنف فسانہ عجائب) مجھ سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی ملاقات کا ذکر کیا (اور اس بات پر مجھے فخر ہے کہ شاہ صاحب کی باتیں مجھے ایک واسطہ سے پہنچی ہیں) فرمایا قرآن پڑھو حق ظاہر ہو گا۔ عرض کیا عربی نہیں جانتا۔ فرمایا ہمارے بھائی رفیع الدین نے ترجمہ لفظی لکھ دیا ہے۔ اگر کچھ شبہ ہو تو کسی مذہب کے عالم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف اس لفظ کا ترجمہ پوچھ لو۔ پھر مذہب حقیقی کا پتہ لگ جائے گا میں تو دور تک پہنچا۔

پس وہ سبق تو فسانہ عجائب کے دوسرے صفحہ تک رہ گیا۔ اور ہمیں قرآن شریف کی بڑی محبت ہو گئی۔ پھر میں نے دیکھا ہے کہ قرآن شریف میں دو باتیں متخالف و متضاد ہر گز نہیں یعنی یہ نہیں کہ ایک جگہ کچھ کہا جائے اور دوسری جگہ کچھ ہو۔ میرے دوستو! قرآن مجید جیسی کوئی کتاب نہیں۔ بلکہ اور کوئی کتاب ہی نہیں اس کی اتباع کرو۔"

(الحکم جلد 40 نمبر 25-24- اکتوبر 7/14 ص 4)

فرمایا۔

"ہمارے پاس قرآن مجید کی مختلف (زبانوں) کی تفاسیر موجود ہیں۔ مثلاً سندھی زبان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تفسیر ہے۔ اسی طرح چینی زبان کی تفسیر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ ایک تفسیر جاوی زبان کی بھی موجود ہے"

26 فروری 1910ء بعد نماز فجر فرمایا:۔

"میں نے دنیا کے جملہ مذاہب کی کتابیں پڑھی اور سنی ہیں ژند۔ پاژند۔ سفرنگ' دساتیر' بائبل' وید۔ گیتا وغیرہ کتابوں پر بہت غور کیا ہے۔ دنیا کی تمام کتابوں کی اچھی باتوں کا خلاصہ اور بہتر سے بہتر خلاصہ قرآن کریم ہے۔" مولانا مولوی فضل الرحمان صاحب گنج مراد آبادی کے ملفوظات میں میں نے پڑھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب سے دو سو برس پہلے ایک بھاکا کا ترجمہ دیکھا ہے جس میں اللہ کا ترجمہ من موہن لکھا تھا۔ مجھ کو تو بڑا شوق ہوا کہ اس ترجمہ میں بڑے بڑے مفید الفاظ ہوں گے مگر ملا نہیں۔"

(مرقاۃ الیقین ص 11-210 طبع جدید)

پھر ایک موقعہ پر فرمایا۔ (2 نومبر 1910ء) میں نے بائبل دساتیر وید وغیرہ تمام مذاہب کی کتابیں پڑھی بھی ہیں اور سنی بھی ہیں۔ مجھ کو سب سے قرآن کریم ہی کی عظمت نظر آئی۔ اور کوئی چیز بھی گمراہی کا موجب نہیں ہو سکی۔ فالحمد للہ رب العلمین۔"

(مرقاۃ الیقین ص 209 طبع جدید

الفوز الکبیر کس طرح حاصل کی

فرمایا۔

ایک زمانہ مجھ پر ایسا بھی گزرا ہے کہ ایک تفسیر کے شوق میں بمبئی گیا۔ اور ایک دوست سے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا کہ ہاں مل سکتی ہے دوسرے دن جب میں اس دوست کے پاس گیا۔ تو گو میں طالب علم تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے طالب علمی کے زمانہ میں بھی مجھ کو مال دار رکھا ہے۔ میں جیب میں کچھ روپیہ ڈال کر لے گیا۔ میں نے اس دوست سے کہا کہ وہ کتاب آئی ہے تو عطا کر دو۔

انہوں نے کہا کہ ہاں کتاب تو آگئی ہے مگر اس کی قیمت پچاس روپیہ ہے۔ اس کتاب کے ساٹھ صفحے ہیں اور ایک اس کا ضمیمہ ہے اس کے 58 صفحے ہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا لائیے۔ اور میں نے پچاس روپیہ کا نوٹ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ بولے کہ وہ کتاب طبع شدہ ہے۔ اور اسی شہر بمبئی میں چھپی ہے۔ میں نے کہا اچھا ہے۔ اس پر وہ کتاب انہوں نے مجھے دی اور میں اس کو لے کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی دیر کے لئے باہر چلا گیا۔ وہاں تیلی کی گلی مشہور ہے اس کا یہ واقعہ ہے۔ پھر میں اندر گیا تو وہ حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ باہر کیوں چلے گئے تھے۔ میں نے کہا کہ فقہی بحث ہے کہ تکمیل بیع کے لئے تفارق جسمی بھی قول کے ساتھ ضروری ہے یا نہیں۔ محدثین اور شوافع کا قول ہے کہ تفارق جسمی بھی چاہئے۔ میں نے اس پر عمل کر لیا اور اس لئے باہر چلا گیا تھا تاکہ بالاتفاق کتاب میری ہو جائے۔ میری 35ویں پشت میں میرے ایک دادا نے اس مسئلہ پر عمل کیا تھا۔ میں نے اس کی سنت ادا کر لی۔

اس کتاب کا نام مجھے قدرت ہی نے سکھا دیا تھا۔ میں جب اس دوست کے پاس سے اٹھنے لگا تو اس نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ آپ کی مہربانی ہے۔ تب اس نے کہا کہ اظہار محبت میں یہ پچاس روپیہ نذر کرتا ہوں میں نے کہا کہ میں ہوں تو طالب علم مگر میری جیب میں اب بھی روپیہ موجود ہے۔ اس نے بہرحال وہ پچاس روپیہ واپس کر دیا۔"

(حوالہ سابقہ ص 6-5)

مسئلہ ناسخ منسوخ

فرمایا۔

"جب میں مدینہ طیبہ میں گیا تو ایک ترک کو مجھ سے بہت محبت تھی۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی کتاب آپ کو پسند ہو تو ہمارے کتب خانہ سے لے جایا کریں۔ گو ہمارا قانون نہیں مگر آپ کے اس عشق و محبت کی وجہ سے جو آپ کو قرآن کریم سے ہے آپ کو اجازت ہے میں نے کہا کہ مسئلہ ناسخ منسوخ کے متعلق کوئی کتاب دو۔ انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جس میں چھ سو آیات منسوخ لکھی تھی۔ مجھے یہ بات پسند نہ آئی۔ ساری کتاب کو پڑھا۔ اور مزانہ آیا۔ میں اس کتاب کو واپس لے گیا۔ اور کہا کہ میں جوان آدمی ہوں۔ اور خدا کے فضل سے یہ چھ سو آیات یاد کر سکتا ہوں۔ مگر مجھے یہ کتاب پسند نہیں وہ بڑا بڈھا اور ماہر تھا۔ اس نے ایک اور کتاب دی۔ اس کا نام اتقان ہے اور ایک مقام اس میں بتایا جہاں ناسخ و منسوخ کی بحث ہے۔ خوشی ایسی چیز ہے کہ میں نے ابھی پچاس والی کو پڑھا بھی نہیں تھا۔ (یعنی افوز الکبیر) مگر اسے لایا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ اس میں لکھا تھا کہ انیس آیتیں منسوخ ہیں۔ میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کہ گویا بادشاہ ہو گیا۔ میں نے کہا کہ 19 یا 21 آیتیں تو فوراً یاد کر لوں گا۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی مگر مجھے ایسا قلب اور علم دیا گیا تھا کہ اس پر بھی وہ کتاب مجھے پسند نہ آئی۔

آخر میں نے کہا کہ یہ بھی پوری خوشی کا موجب نہیں۔ پھر مجھے خیال آیا کہ پچاس روپے والی کتاب بھی تو پڑھ دیکھیں۔ اس کو پڑھا تو انہوں نے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے جو علم مجھ کو دیا ہے۔ اس میں پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ یہ پڑھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اب کیا مشکل ہے میں نے جب ان پانچ پر غور کی تو خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی کہ ناسخ منسوخ کا جھگڑا ہی غلط ہے کوئی پانچ سوچ سوچ بتاتا تھا۔ کوئی انیس اکیس کوئی پانچ اس سے معلوم ہوا کہ یہ تو صرف فہم کی بات ہے اور میں نے یہ قطعی فیصلہ خدا کے فضل سے کر لیا کہ ناسخ و منسوخ کا علم صرف بندوں کے فہم پر ہے۔ ان پانچ نے سب پر پانی پھیر دیا۔

یہ فہم جب مجھے دیا گیا تو اس کے بعد ایک زمانہ میں لاہور کے اسٹیشن پر شام کو اترا تو بعض اسباب ایسے تھے کہ چینیاں والی مسجد میں گیا۔ شام کی نماز کے لئے وضو کر رہا تھا۔ کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بھائی میاں علی محمد نے مجھ سے کہا کہ جب عمل قرآن مجید و حدیث پر ہوتا ہے تو ناسخ منسوخ کیا بات ہے؟ میں نے کہا کچھ نہیں۔؟

اگرچہ وہ پڑھے ہوئے نہیں تھے (عالم مراد ہے) گو میر ناصر کے استاد تھے انہوں نے اپنے بھائی سے ذکر کیا ہوگا یہ ان دنوں جوان تھے اور بڑا جوش تھا میں نماز میں تھا... اور وہ جوش سے ادھر ادھر ٹہلتا رہا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو کہا ادھر آؤ۔ تم نے میرے بھائی کو کہہ دیا کہ قرآن میں ناسخ منسوخ نہیں میں نے کہا ہاں نہیں ہے۔ تب بڑے جوش سے کہا کہ تم نے ابو مسلم اصفہانی کی کتاب پڑھی ہے وہ احمق بھی قائل نہ تھا۔ میں نے کہا پھر تو ہم دو ہو گئے۔ پھر اس نے کہا سید احمد کو جانتے ہو۔ مراد آباد میں صدر الصدور ہے۔ میں نے کہا کہ میں رام پور بھوپال اور لکھنؤ کے علماء کو جانتا ہوں ان کو نہیں جانتا۔ اس پر کہا کہ وہ بھی نہیں مانتا تب میں نے کہا بہت اچھا پھر اب ہم تین ہو گئے۔ کہنے لگا کہ سب بدعتی ہیں امام شوکانی نے لکھا ہے کہ جو نسخ کا قائل نہیں وہ بدعتی ہے۔ میں نے کہا کہ تم دو ہو گئے۔ میں ناسخ منسوخ کا ایک آسان فیصلہ آپ کو بتاتا ہوں۔ تم کوئی آیت پڑھ دو جو منسوخ ہو۔ اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر یہ ان پانچ آیتوں میں سے کوئی پڑھ دے تو کیا جواب دوں؟ خدا تعالیٰ ہی سمجھائے تو بات ہے۔ اس نے ایک آیت پڑھی۔ میں نے کہا فلاں کتاب نے جس کے تم بھی قائل ہو۔ اس کا جواب دے دیا ہے کہنے لگا کہ ہاں ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اور پڑھو تو خاموش ہی ہو گیا۔

(حوالہ سابقہ صفحہ 6'7)

پھر فرماتے ہیں۔

بھیرہ میں ایک شخص نے نسخ کا مسئلہ پوچھا اور میں نے اپنے فہم کے موافق جواب دیا۔ اور کہا کہ پانچ کے متعلق میری تحقیق نہیں تو اس دوست نے کہا کہ اب ان پانچ پر نظر ڈال لیں۔ میں نے تفسیر کبیر رازی میں بہ تفصیل ان مقامات کو دیکھا تو تین مقام خوب سمجھ میں آگئے اور دو سمجھ میں نہ آئے۔ تفسیر کبیر میں اتنا تو لکھا ہے کہ شدت اور خفت کا فرق ہو گیا ہے۔

غرض میں ان کتابوں کو پڑھتا ہوں مگر تعاون علی البر کے لئے نہ اس محبت اور جوش سے جو مجھے پیارے کی پیاری کتاب سے ہے۔

پھر میں ایک مرتبہ ریل میں بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا جیسے بجلی کوند جاتی ہے۔ میں نے پڑھا کہ فلاں آیت منسوخ نہیں۔ میں بڑا خوش ہوا کہ اب تو چار مل گئیں صرف ایک ہی رہ گئی۔

پانچویں بھی حل ہو گئی

بڑی بڑی کتابوں کا تو کیا ذکر میں چھٹ بھیوں کی بھی پڑھ لیتا ہوں مگر اس غرض تعاون علی البر کے لئے اس طرح پر ایک میں وہ پانچویں بھی مل گئی... اور اس طرح پر خدا کے فضل سے ناسخ منسوخ کا مسئلہ حل ہو گیا۔" (صفحہ 7)

"(نسخ) کے متعلق جہاں تک میرا فہم ہے میں یہی کہوں گا کہ آج تک کوئی ایسی آیت نظر نہیں آئی جو منسوخ اور موجود فی القرآن ہو۔"

(حقائق الفرقان جلد 1 ص 216)

صداقتوں کا جامع

"میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے ساری بائبل کو دیکھا ہے اور تین (سام یجر رگ) ویدوں کو خوب سنا ہے پھر دساتیر کو بہت توجہ سے پڑھا ہے۔ اور برہمنوں کی کتابوں کو دیکھا یہی کتابیں میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے پہلے کی ہیں۔ ان سب میں کوئی ایسی صداقت نہیں جو قرآن مجید میں نہ ہو اور پھر اتم نہ ہو۔"

(حقائق الفرقان جلد 1 ص 201)

قرآن اور سائنس

"جوں جوں زمانہ نئے علوم دریافت کرتا ہے وہ اپنے حالات' اپنی اصطلاحات کو بدلتا جاتا ہے لیکن خدا کے کلام میں اس قسم کی کمزوری نہیں ہوتی۔ بلکہ جوں جوں سائنس ترقی کرتی ہے۔ اس کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد 4 ص 41)

"میرا یہ یقین ہے کہ جس جس قدر سائنس اور دوسرے علوم ترقی کرتے جائیں گے۔ اس قدر اسلام کے عجائبات اور قرآن شریف کے حقائق اور معارف زیادہ روشن اور درخشاں ہوں گے۔ اور خدا کی تسبیح ہوگی۔"

(حقائق الفرقان جلد 4 ص 83)

قرآن کریم کافی کتاب ہے

"میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور خوب سمجھ کر پڑھی ہیں مجھے قرآن کے برابر پیاری کوئی کتاب نہیں ملی۔ اس سے بڑھ کر کوئی کتاب پسند نہیں۔ قرآن کافی کتاب ہے (-) ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور آتے ہیں۔ اور آتے رہیں گے۔ میں نے اپنے زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب کو دیکھا۔ سچا پایا اور بہت ہی راستباز تھا۔ جو بات اس کے دل میں نہیں ہوتی تھی وہ نہیں منواتا تھا۔ اس نے ہی ہم کو بھی حکم دیا کہ قرآن پڑھو اور اس پر عمل کرو۔"

(روزنامہ الفضل 12 نومبر 1913ء ص 15)

خوش الحانی سے تلاوت کرنا

آنحضرت ﷺ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ خوش الحانی سے تلاوت کیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں۔

اپنی آوازوں کے ذریعہ قرآن کریم کو خوبصورت بناؤ۔ دلکش بناؤ۔

(سنن نسائی کتاب الصلاۃ باب تزئین القرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتہ وار ٹائم۔ 6۔ ستمبر 1999ء

مرسلہ: خلافت لائبریری ترجمہ سیل

یہود کا ایک گمشدہ قبیلہ؟

ہندوستان کے دور افتادہ شمال مشرقی پہاڑوں کے باسی میزو یہودی النسل ہونے کے دعویدار ہیں

رپورٹ مائیکل فادرز۔ از ایزال (میزو رام)

(مشرقی ہندوستان میں) عظیم سنہری تکونی علاقے کے بارڈر پر جہاں کے قبائلی کسی زمانہ میں قاتل مشہور تھے ایک نامکمل کنکریٹ بلڈنگ کے سادہ کمرے میں ایک مرد نے عبادت والی شال اوڑھ لی اور عبرانی میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند مقتدی بھی ساتھ شامل ہو گئے۔ بعد ازاں اس نے بتایا "دس سال قبل میں عیسائیت کی سیلویشن آرمی میں کیڈٹ تھا لیکن اب میں یہودی ہوں۔" اس کا نام یشوران گیست ہے۔ 50 سال عمر ہے۔ اب وہ برما کی حدود سے ملحق بھارتی صوبہ میزو رام کے دارالحکومت ایزال میں ایک سال سے قائم شدہ یہودی سفارد ک معبد میں شاذان یعنی پیشوا ہے۔

کچھ دور اوپر پہاڑی پر ایک گہری کھائی کے کنارے شہر کا ایک نسبتاً زیادہ پرانا یہودی معبد لوہے کے شیڈ میں قائم ہے۔ وہاں پر 56 سالہ ایلی آزر سیلا بطور شاذان نسبتاً ایک بڑی تعداد 21 افراد پر مشتمل جماعت کو شام کی عبادت کراتے ہیں۔ وہاں عورتوں اور مردوں کے درمیان مچھردانی کے کپڑے سے پردہ کر دیا جاتا ہے۔ سیلا کے نو بچے ہیں جن میں سے چار اسرائیل میں رہائش پذیر ہو چکے ہیں۔ سیلا نے 1972ء میں یہودی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ اس سے قبل وہ پریسبٹیرین چرچ میں عبادت کرتے تھے اور سڑک کے کنارے چائے کا سٹال لگاتے تھے۔

شمال مشرقی ہندوستان کی جنگلاتی پہاڑیاں کرّہ ارض پر یقیناً ان جگہوں میں سے ہیں جہاں نہ صرف ایک بلکہ دو یہودی معبد پائے جانا نہایت بعید از امکان ہے۔ لیکن ٹھہریں یہ صورت حال اس سے بھی زیادہ دلچسپ ہے۔ اس دور افتادہ علاقے کے یہود کا عقیدہ ہے کہ وہ اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی نسل میں سے ہیں جو عہد نامہ عتیق کے مطابق کوئی 3000 سال قبل بکھر کر گم ہو گئے تھے۔ سیلا کا کہنا ہے "جب میں نے عہد نامہ عتیق پڑھا تو مجھے محسوس ہوا کہ میزو لوگ تو یہود سے بہت مشابہہ ہیں۔ پس میں نے خدا سے دعا کی کہ وہ مجھے بتا دے کہ کیا واقعی ہم لوگ بنی اسرائیل میں سے ہیں۔

میزو رام کی عیسائی اکثریت کے لیڈر سیلا کی کہانی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ پادری وان لعل ریا مقامی پریسبٹیرین چرچ کے ممبر ہیں جو میزو رام کا سب سے اہم مذہبی گروہ ہے۔ ان کا کہنا ہے "ہم یہودی النسل نہیں۔ بائیبل کی تاریخ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے۔ ہم تو منگول نسل سے ہیں۔"

اس کے باوجود یہ معلوم کرنا مشکل نہیں کہ میزو اپنے آپ کو اس دور افتادہ سرزمین سے کیوں وابستہ سمجھتے ہیں۔ میزو رام کی آبادی سات لاکھ ہے اور یہ کلچر اور فاصلہ کے باعث بقیہ ہندوستان سے منقطع ہیں۔ اس انقطاع کو بھارت کے خلاف 20 سالہ گوریلا بغاوت سے بھی طاقت ملی جو 1986ء میں ختم ہوئی۔ نتیجۃً" بہت سے مذہبی سرپھرے پیدا ہو گئے جن کو نجات اور تشخص کے علاوہ بیرونی دنیا میں نقل مکانی اور دولت کے حصول کی بھی خواہش تھی۔ کوئی سو سال قبل ویلز کے عیسائی مبلغین نے مشرقی ہندوستان کے اس جنگلاتی علاقہ میں مسیحی مذہب پھیلایا۔ تب سے اسی مذہب نے ان کو روحانی زندگی عطا کی اور زندگی کے تمام شعبوں کی خواہ وہ سیاسی تھے، معاشرتی تھے یا معاشی آب پاشی کی۔ لیکن یہ صورت حال اسی وقت تک برقرار رہی جب ان میں بعضوں کو یقین ہو گیا کہ میزو لوگ تو اسرائیل کے دس گمشدہ قبائل میں سے ہیں۔

تشخص کے ابہام کا اظہار میزو رام کے دارالحکومت ایزال کی تنگ اور پتھریلی گلیوں میں برملا ہوتا ہے۔ ایک پہاڑی کے دامن کا نام بیت اللحم ہے اور دوسرے کا نام سالیم۔ ایک بڑے چوک کا نام اسرائیل پوائنٹ ہے۔ دکانوں کے نام بھی ایسے ہی ہیں مثلاً اسرائیل سٹور۔ صیہونی ٹیلرز۔ خروج پریس، ناصرہ سکول وغیرہ۔ یہ نام یہودی عیسائی تہذیب کی مناسبت سے رکھے گئے ہیں۔ دنیا کے اس حصے میں کلام الٰہی کی تکریم کی جاتی ہے وہ عہد نامہ عتیق سے ہو یا جدید سے۔ پادری زیرما جو پریسبٹیرین چرچ کے عہدیدار ہیں کا خیال ہے کہ عہد نامہ عتیق کے مطالعہ کے نتیجہ میں میزو نے یہ عقیدہ اپنایا کہ وہ یہودی النسل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض قبائل کا دعویٰ ہے کہ وہ اولاد ابراہیم کے ساتھ صرف روحانی تعلق نہیں رکھتے بلکہ نسلی تعلق بھی رکھتے ہیں لیکن چرچ کے نزدیک ایسے دعووں کی کوئی حقیقت نہیں اور وہ بے معنی ہیں۔

مقامی روایت کے مطابق میزو قبیلہ کا یہودی تعلق ایک ہزار سال قبل اس دور دراز غار سے جا ملتا ہے جو چین میں ہے اور جہاں گمشدہ یہودی میناش قبیلے کے بکھرے ہوئے آثار ملے ہیں۔ غار کے نام پر انہوں نے اپنا نام چن لنگ رکھا اور وقت کے ساتھ وہ وہاں سے نقل مکانی کر کے تھائی لینڈ کے رستے بالآخر ان پہاڑیوں کے دامن میں آ کر مستقل رہائش پذیر ہو گئے جو برما بھارت اور بنگلہ دیش سے ملحق ہیں۔

1952ء میں آ جائیے۔ قبیلہ کے ایک سردار پر کشفی حالت طاری ہو گئی اور اس نے اعلان کر دیا کہ خدا نے اسے بتایا ہے کہ میزو یہود کا ایک گمشدہ قبیلہ ہیں۔ چنانچہ اس کے معتقدین کا ایک گروہ موعودہ سرزمین کی تلاش میں چل نکلا۔ ان کا خیال تھا کہ وہ علاقہ افق کے ساتھ ہی پرے ہے۔ بعض شمال کی طرف گئے۔ انہوں نے وہاں پہلی مرتبہ ریل گاڑی دیکھی اور وہ ملحقہ بھارتی صوبہ آسام تک پہنچے۔ بعض شمال مشرق کی طرف چل نکلے اور ناگالینڈ تک پہنچ پائے۔ کوئی بھی اسرائیل تک نہ پہنچ سکا لیکن کشف کا واقعہ اور صیہون تک نامکمل سفر کی کہانی کی بنا پر مسافروں کی ایک رشتہ دار نے اس تعلق کی مزید چھان بین کی ٹھان لی۔

اس رشتہ دار کا نام زےتھان چنگی تھا۔ اس کا پیشہ تعلیم اور انشورنس سیلز تھا۔ 1983ء میں وہ اسرائیل گئی۔ وہاں اس کی ملاقات علی یاہو آوی شایل سے ہوئی جو آمی شاو تنظیم سے منسلک ایک پروہت تھا۔ اس تنظیم کا مقصد اسرائیل کے گمشدہ قبائل کو ڈھونڈنا ہے۔ اس نے زےتھان چنگی کی کہانی میں فوری دلچسپی لی۔ اس کا خیال ہے کہ یہود بکھر کر چین تک پہنچ گئے تھے۔ اس نے چنگی کو کہا کہ وہ ہندوستان واپس جا کر میزو تاریخ پر تحقیق کرے۔ چنگی کو یہود اور میزو میں کئی ایک مزعومہ کلچرل مشابہات نظر آئیں مثلاً قربان گاہ کی طرز تعمیر جانوروں کی قربانی۔ تدفین کا طریق۔ شادی اور طلاق کی کاروائی۔ ایک قادر مطلق ہستی کا عقیدہ اور مختلف تقریبات میں سات کے عدد کی اہمیت۔ اس کو گھریلو امور اور موسیقی میں بھی ایک تعلق نظر آیا۔ اس کا کہنا ہے "پہلے تو میں انکار کرتی تھی۔ لیکن تحقیق کے بعد اب مجھے یقین ہے کہ میزو یہودی نسل سے ہیں"۔ مذہباً وہ اب بھی پریسبٹیرین ہے۔ کیوں۔ "اس لئے کہ میرا یسوع مسیح پر ایمان ہے۔ بہتوں کے لئے اپنے پرانے آبا و اجداد کے عقائد کی طرف لوٹنا مشکل ہے۔"

1980ء کی دہائی کے آخر میں جب ربّی (یہودی عالم) آوی شایل کی تنظیم نے میزو لوگوں کو اسرائیل کے سفر کے لئے سپانسر کرنا شروع کیا تو کئی ایک نے یہودی مذہب اختیار کر لیا۔ زےتھان چنگی کا کہنا ہے کہ 400 کے لگ بھگ مرد عورتوں نے مذہب تبدیل کیا اور وہ اب اسرائیل میں بالخصوص مقبوضہ علاقے میں قیام پذیر ہیں۔ اب فنڈ ختم ہو گئے ہیں۔ اسرائیل میزو کو یہودی تسلیم نہیں کرتا لیکن اسرائیلی وزارت داخلہ نے جولائی میں اعلان کیا کہ وہ ہر سال 100 میزو کو ٹورسٹ ویزا پر اسرائیل آنے کی اجازت دیا کرے گی۔ اگر یہ لوگ یہودی مذہب اختیار کر لیں تو انہیں اسرائیلی امیگریشن قانون کے تحت قیام کی اجازت مل سکتی ہے جس کے مطابق تمام یہود کو وہاں شہریت کے حقوق مل سکتے ہیں۔ میزو رام کی پولیس حکام کا بیان ہے کہ گذشتہ پانچ سالوں میں قریباً دو ہزار میزو نوجوانوں نے اسرائیل جانے کے لئے پاسپورٹ مانگے۔ قریباً تیس چالیس میزو ہر سال اسرائیل جا پاتے ہیں۔

حسب توقع یروشلم کی طرف سے اس رجحان سے سیاسی پیچیدگی پیدا ہوئی ہے۔ 44 سالہ لال چن ہیماسائیلو ایک پریسبٹیرین تاجر اور ابھرتے ہوئے سیاستدان ہیں۔ وہ میزو تشخص کے مسئلہ پر مستقبل میں طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چن لنگ اسرائیل پیپلز کنونشن کے بانی ہیں اور وہ صوبہ میں میزو قبیلہ کا نام چن لنگ اسرائیل قرار دینے کی مہم چلا رہے ہیں۔ وہ عظیم تر چن لنگ اسرائیل مملکت کی بات بھی کرتے ہیں جس میں پڑوسی ممالک بنگلہ دیش اور برما کے میزو بھی شامل ہوں۔ یہ تجویز ڈھاکہ، رنگون اور نہ ہی نئی دہلی میں پسند کی جائے گی۔

میزو رام کے چیف منسٹر زورم تھانگا ماضی میں اس گوریلا فورس کے ڈپٹی کمانڈنٹ رہے ہیں جو انڈین آرمی سے برسرپیکار تھی۔ ان کے نزدیک تشخص کا کوئی مسئلہ نہیں۔ ایک بار قہقہہ لگاتے ہوئے انہوں نے کہا "امکان تو ہے کہ میزو اسرائیل کے گمشدہ قبائل میں سے ہوں۔ ان کی بعض روایات اور رسومات سے ایسا لگتا ہے۔ لیکن یہ کہنا بے جا نہیں کہ اس کا ثبوت تو آخرت میں ہی ملے گا۔"

(رپورٹر سوبیر بھومک (ایزال) اور ایرک سلور (یروشلم) کے تعاون کے ساتھ)

تقریب یوم آزادی

○ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب بلاک لیڈر ناصر آباد اطلاع دیتے ہیں۔

14۔ اگست 1999ء کو بعد نماز عصر ناصر بلاک کے واقفین نو کا یوم آزادی کے سلسلہ میں ایک پروگرام ہوا۔ اس پروگرام میں پانچ محلّہ جات 1۔ دارالرحمت شرقی (ب) شکور پارک، نمبر 2۔ نصرت آباد۔ نمبر 3۔ ناصر آباد شرقی۔ نمبر 4۔ ناصر آباد غربی اور 5۔ دارالفتوح کے واقفین نو شامل ہوئے بچوں کے مختلف گروپس نے قومی نغمے سنائے اور تقاریر بھی کیں۔ اس پروگرام میں مہمان خصوصی مکرم وکیل صاحب وقف نو پاکستان تھے۔ مہمان خصوصی کے علاوہ مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو ربوہ اور مکرم پرنسپل صاحب نصرت جہاں اکیڈمی، صدر محلّہ ناصر آباد شرقی بھی شامل تھے۔ پوزیشن کا فیصلہ کرنے کے لئے مکرم عبدالکلیم احمد صاحب اور ان کے ساتھی مربیان صاحبان بھی موجود تھے۔ پروگرام میں تلاوت ہمایوں احمد طارق ناصر آباد شرقی نے کی اور نظم عائشہ افضل ناصر آباد شرقی نے پڑھی اس کے بعد تقاریر اور قومی نغمات کا مقابلہ ہوا۔ تقریر میں ناصر آباد اول نصرت آباد دوئم رہا۔ قومی نغمات میں اول دارالرحمت شرقی (ب) شکور پارک اور دارالفتوح دوئم رہا۔ اس کے بعد مکرم پرنسپل صاحب نصرت جہاں اکیڈمی نے واقفین نو میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم وکیل صاحب وقف نو نے بچوں سے خطاب کیا آخر میں مکرم صدر صاحب محلّہ ناصر آباد شرقی نے دعا کروائی۔ اس میں کل حاضری واقفین نو 100 کے لگ بھگ تھی۔ بلاک کی ٹیچرز 20 سیکرٹریان 4 صدر لجنہ 2 شامل تھے۔ اس پروگرام کو کروانے میں خاکسار کے ساتھ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ناصر آباد شرقی اور مکرم مبارک احمد شاہد سیکرٹری وقف نو دارالفتوح تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الیاس احمد وقار صاحب

موئن جودڑو - مُردوں کا ٹیلہ

موئن جودڑو سندھی زبان کا لفظ ہے اور اس کا اردو ترجمہ "مردوں کا ٹیلہ" ہے۔ اس دریافت سے قبل عام خیال یہی تھا کہ اس خطے میں آریہ قوم نے اعلیٰ تہذیب کی داغ بیل ڈالی اور اس سے قبل غیر متمدن و غیر مہذب لوگ آباد تھے تاہم 1922ء کی اس دریافت نے یہ ثابت کر دیا کہ یہاں آریائی قوم سے قبل بھی ایک قوم آباد تھی جو بلند پایہ تہذیب و تمدن سے آشنا تھی۔

1922ء میں آر جی بینرجی اور دوسرے ماہرین کی جماعت ضلع لاڑکانہ میں بدھ دور کے ایک اسٹوپا کی تلاش میں سرگرداں تھی کہ انہیں ایک ایسی مہر ملی جس سے ملتی جلتی مہریں ما قبل 1921ء میں ڈی۔ آر۔ ساھنی کی زیر نگرانی ہڑپہ ضلع ساہیوال سے دریافت ہوئی تھیں چنانچہ انہوں نے اپنے کام کا دائرہ وسیع کر دیا۔

موئن جودڑو کی کھدائی کا کام 1922ء سے 1927ء تک مندرجہ بالا ماہر کے ہاتھوں شروع ہوا اور پھر یہ سلسلہ 28ء سے 31ء تک سرجان مارشل کی زیر نگرانی چلا گیا۔ 33ء سے 34ء تک محمد منیر نے اس چیلنج کو قبول کئے رکھا۔ قیام پاکستان کے بعد سرو ہیلر نے اور ڈاکٹر جان ایف ڈیلز نے 64ء تک کھدائی کا کام سرانجام دیا۔ اسی طرح 79ء' 82ء' 86ء' اور 88ء میں یہ کھدائی کا سلسلہ وقفہ وقفہ سے جاری رہا اور یہاں کے مدفون گوشوں کو اجاگر کیا جاتا رہا۔

اب تک ملنے والے شواہد سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ وادی سندھ کی یہ تہذیب 2500 قبل مسیح میں اپنے جوبن پر تھی اور پھر 1500 قبل مسیح میں زوال کا شکار ہوتی چلی گئی۔ یہ لوگ کون تھے؟ کہاں سے آئے؟ ان سوالات کے جواب کے لئے ماہرین کی ایک بڑی تعداد مصروف عمل ہے مگر ابھی تک ان کی زبان نہ پڑھی جانے کے باعث کوئی باوثوق بات سامنے نہیں آئی۔ ماہرین نے ان کی زبان کو Pictographic کا نام دیا ہے۔ سرجان مارشل کی رائے میں یہ لوگ کسی ایک نسل سے نہ تھے بلکہ آسٹریلوی' ہسپانوی اور منگول تھے۔ یہ رائے انہوں نے ملنے والے ڈھانچوں پر تحقیق کے بعد قائم کی۔

یہاں سے 300 کے قریب مختلف عمارات دریافت ہوئی ہیں۔ جن میں بڑی عمارات جو مذہبی یا سرکاری تھیں اور عام رہائشی مکانات وغیرہ شامل ہیں۔ ان تمام تعمیرات میں کچی و پکی اینٹیں لگائی گئی ہیں۔ عام طور پر مکانات دو کمروں پر مشتمل تھے تاہم چار' پانچ کمروں والے مکانات بھی تھے اور دو منزلہ مکانات بھی دریافت ہوئے ہیں۔ ان تمام مکانات میں غسل خانہ' باورچی خانہ اور صحن کی سہولت موجود تھی۔ رہائشی مکانات کے علاوہ بڑی وسیع و عریض عمارات بھی دریافت ہوئی ہیں جن کے متعلق وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کس لئے بنائی گئی تھیں۔ خیال ہے کہ یہ بڑے لوگوں کی عمارات تھیں یا پھر مل بیٹھنے کی جگہیں تھیں جہاں معاشرتی و سماجی مسائل حل کئے جاتے تھے۔ ان تمام عمارات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ اعلیٰ تعمیراتی صلاحیتوں کے مالک تھے۔

یہاں کی بنیادی علامت اسٹوپا ہے جو بدھ مذہب کی عبادت گاہ کہلاتی ہے یہاں وہ لوگ عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے (دس کے نوٹ کی پشت پر دیکھیں ایک بلند گنبد نما چیز نظر آئے گی اسے ہی اسٹوپا کہا جاتا ہے) وہ لوگ صفائی ستھرائی کے پابند تھے۔ یہاں پائے جانے والے بکثرت غسل خانے اور بڑا حمام (سوئمنگ پول) اس خیال کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ یہاں شہری منصوبہ بندی عروج پر تھی یہی وجہ ہے کہ ہزاروں سال گزرنے کے باوجود اس شہر کی سڑکیں اور گلیاں آج بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہیں۔ یہ سڑکیں اور گلیاں آج کی طرح پختہ تعمیر شدہ ہیں اور یہ احساس ہوتا ہے کہ آج ہی بنائی گئی ہیں۔ یہ باتیں ان کی صنعت و حرفت سے واقفیت اور اعلیٰ بلدیاتی منصوبہ بندی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

نکاسی آب کا بہترین نظام رائج تھا۔ گندے پانی کے لئے باقاعدہ گلی کے دونوں اطراف میں نالیاں بنائی گئی تھیں اور آج کی طرح انہیں کھلا نہیں چھوڑا گیا بلکہ پتھر کی سلوں سے ڈھانپا گیا تھا۔ گھروں سے گندا پانی براہ راست نالیوں میں نہیں آتا تھا بلکہ پہلے حوض میں جمع ہوتا جہاں مٹی کے ذرات اور دیگر کثافتیں نیچے بیٹھ جاتیں اور نسبتاً صاف پانی نالیوں سے بہہ کر گزرتا تھا اور یہ نالیاں شہر سے باہر جا کر ختم ہو جاتی تھیں۔

معاشرتی و سماجی طور پر یہ لوگ آجکل کے ترقی یافتہ شہروں کی طرح ایک منظم طریقہ کار پر کاربند زندگی گزارتے تھے۔ یہ لوگ فن تعمیرات کے بہترین ماہر اور صنعت و حرفت کے بے مثل کاریگر تھے۔ یہاں دو قسم کے لوگ آباد تھے۔ (1) بڑا طبقہ۔ یہ لوگ ایک اجرک نما چادر اوڑھتے تھے اور شہر کے اندر (قلعہ بند) میں رہتے تھے۔ (2) کم رتبہ طبقہ۔ یہ لوگ کمر سے نیچے ایک کپڑا باندھتے اور اُوپری جسم ننگے رہتے۔ یہ قلعہ سے باہر رہائش رکھتے تھے۔ تجارت ان کا عام پیشہ تھا۔ اپنے دور میں موئن جودڑو کپاس کی تجارت کا اہم مرکز تھا۔ یہاں کی عورتیں زیورات کی شوقین تھیں۔ ان کے زیور سونے' چاندی کے علاوہ قیمتی پتھر' سیپ اور ہاتھی دانت کے بنے ہوتے تھے۔ یہاں سے ملنے والا رقاصہ کا مجسمہ اس دور کی عورت کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں اوپر تک چوڑیاں ہیں جو آج بھی سندھ کے دیہاتوں میں عورت پہنتی ہے۔ یہاں کے لوگ دیوی ماتا کی پوجا کرتے تھے۔ اس دیوی کی بہت سی مورتیاں دریافت ہوئی ہیں جو پوجا کی غرض سے [illegible] میں رکھی جاتی تھی۔ اس کے علاوہ پتھروں' جانوروں اور درختوں کی بھی پوجا ہوتی تھی۔

قانون قدرت ہے کہ ہر صبح کی شام مقدر ہے اور ہر عروج کے لئے زوال لکھ چھوڑا ہے یہی اصول قدرت یہاں کی تباہی میں بھی نظر آتا ہے۔ ڈاکٹر وہیلر کے مطابق بیرونی حملہ آوروں نے اس تہذیب [illegible]ت و تاراج کیا۔ اس میں کچھ لوگ تو بھا[illegible] کامیاب ہو گئے جبکہ بچنے والے بڑی بے دردی سے حملہ آوروں کا شکار ہوئے۔ اس کا ثبوت وہ مختلف ڈھانچوں پر تحقیق کے بعد دیتے ہیں کہ انہیں بھاگتے ہوئے قتل کیا گیا۔ جبکہ مسٹر واٹس اور ہار گریوس نے وبائی امراض اور بے یقینی موسم کو اس تباہی کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ موئن جودڑو جو اپنے وقت میں 35 ہزار سے 50 ہزار افراد پر مشتمل ایک ترقی یافتہ اور پرامن شہر تھا آج ماضی کی ایک یاد بن چکا ہے اور اس کے آثار ہمیں اپنی عظمت رفتہ کی داستان سنا رہے ہیں۔

ماہرین کو سوچنا ہے سو وہ سوچتے رہیں گے مگر ہماری رائے میں یہ قوم عذاب الٰہی کا مورد ہوئی اور رہتی دنیا تک عبرت کا ایک نشان بن گئی۔ قرآن پاک ایسی بے شمار اقوام کے زوال کی داستان سناتا ہے جو کبھی اپنے وقت میں کمال عروج کو پہنچی ہوئی تھیں مگر نافرمانی کے باعث خدا کی ناراضگی مول لے بیٹھیں اگر مندرجہ ذیل آیت کو سامنے رکھا جائے تو اس قوم کا زوال ہماری ناقص عقلوں میں سمجھائی کے دیئے جلانے لگے گا۔

"کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرتے تا دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ وہ لوگ ان سے بھی زیادہ طاقت ور تھے اور ان سے زیادہ زبردست آثار زمین میں چھوڑ گئے۔ اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے تباہ کر دیا اور کوئی بھی ان کو اللہ کی گرفت سے بچانے والا نہ تھا۔" (سورۃ المومن نمبر 22)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ڈاکٹر امتہ المصور سمیع صاحبہ آئی سپیشلسٹ

نظر اور شوگر DIABETES MELLITUS

Diabetes Mellitus یونانی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

Diabetes a Siphon

Mellitus Honey

اس بیماری میں جسم کے مختلف حصے متاثر ہوتے ہیں اس بیماری میں ہمارے جسم کا ایک غدود صحیح طرح کام نہیں کرتا اور اس کی رطوبت کم ہو جاتی ہے۔ اس غدود کو لبلبہ کہتے ہیں اور اس کی رطوبت کو Insulin کہا جاتا ہے۔

Insulin جسم میں شکر کی مقدار کو کنٹرول میں رکھتی ہے۔ جب اس کی کمی جسم میں واقع ہو جائے تو خون میں شکر کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو کہ بہت سے اعضاء کے لئے خطرات پیدا کرتی ہے۔

یہ بیماری دو طرح کی ہوتی ہے۔ یعنی

(Primary Diabetes Mellitus)

(1) Insulin Dependent

اور

(2) Non- Insulin Dependent

اگر خاندان میں کسی کو شوگر کا مرض لاحق ہو تو بچوں میں شوگر ہونے کا بہت زیادہ چانس ہوتا ہے۔

علامات

یہ بیماری اچانک ہو سکتی ہے مریض کو کثرت سے پیاس لگتی ہے۔ بار بار پیشاب آتا ہے۔ مریض کو بہت زیادہ بھوک لگتی ہے مگر وزن تیزی سے کم ہو رہا ہوتا ہے مریض کو شدید کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ یہ بیماری جسم کی خون کی نالیوں کو متاثر کرتی ہے۔ شوگر کی وجہ سے گردے' آنکھیں اور اعصاب شدید متاثر ہوتے ہیں۔

آنکھوں میں علامات

مریض کی نظر بار بار بدل جاتی ہے کبھی روشنی وغیرہ کے دائرے نظر آتے ہیں۔ کبھی دو دو نظر آنا شروع ہو جاتا ہے نزدیک کا نمبر بار بار تبدیل کرانا پڑتا ہے۔ سفید موتیا ہو جاتا ہے۔ آنکھ کا دباؤ شکر کی وجہ سے کبھی بڑھ جاتا ہے اور کبھی کم ہو جاتا ہے آنکھوں میں سرخی زیادہ ہو جاتی ہے کورینا میں اگر زخم ہو جائے تو اس کے بھرنے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں کورینا میں لائینیں پڑ جاتی ہیں شکر کی وجہ سے پُتلی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ آنکھ کا پردہ کئی دفعہ سوج جاتا ہے آنکھ کو جو اعصاب توانائی دیتے ہیں وہ متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور آنکھ کے عضلات کام کرنا بند کر دیتے ہیں آنکھ کا پردہ بھی بری طرح متاثر ہو جاتا ہے اس بیماری میں دونوں آنکھیں متاثر ہوتی ہیں آنکھ کے پردے میں شروع شروع میں چھوٹی چھوٹی خون کی نالیاں پھٹتی ہیں جس کی وجہ سے مریض کو لال لال دھبے نظر آنے لگتے ہیں۔ آنکھ کا پردہ سوجنے لگتا ہے۔ پڑھنے کا حصہ متاثر ہو جاتا ہے پھر خون کی نالیوں کے زخم بھرتے ہیں تو ساتھ ساتھ آنکھ کا پردہ بھی کھنچا جاتا ہے اور ساتھ ہی نئی خون کی نالیاں بنتی ہیں جو بہت کمزور ہوتی ہیں اور جلدی پھٹ جاتی ہیں جس کی وجہ سے نظر یکدم بند بھی ہو سکتی ہے آنکھ کا پردہ یا Retina اپنی جگہ سے گر سکتا ہے۔ اور نظر ضائع ہو جاتی ہے۔

علاج

مریض شکر کو اچھی طرح کنٹرول میں رکھے۔

اپنے فزیشن سے باقاعدگی سے شکر کو کنٹرول کرنے پر تفصیل سے مشورہ کر کے عمل کریں۔

اپنے آنکھوں کے ڈاکٹر کو باقاعدگی سے معائنہ کروائیں۔ اگر خدانخواستہ 10 سال کا عرصہ شوگر کو ہو جائے تو پھر ہر چھ مہینے کے بعد اپنی آنکھوں کا تفصیلی معائنہ کروائیں۔

پردہ پر اگر شکر کا اثر ہو تو اس کا علاج Laser سے ہی کیا جاتا ہے۔ مگر لیزر سے شکر کا اثر بالکل ختم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جہاں تک نظر گر چکی ہوتی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

شاندار کامیابی

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب سیکرٹری یکصد یتامی کمیٹی دارالضیافت ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزہ مکرمہ عصمت ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب آف پشاور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ایس سی Mathematics میں پشاور یونیورسٹی میں اول پوزیشن لے کر کامیاب ہوئی ہیں۔ عزیزہ سب ہی کلاسوں میں نمایاں پوزیشن لیتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بہت بہت مبارک کرے۔ عزیزہ کے والد 6- مئی 1997ء کو وفات پا گئے تھے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

اعزاز

مکرم اکرم محمود صاحب یو بی ایل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

11- ستمبر 99ء کو بھوربن (مری) میں نیشنل سکن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس میں ملک بھر سے جلدی امراض کے ماہرین اور سپیشلائیزیشن کرنے والے دوران سال کئے گئے اپنے ریسرچ ورک سے مندوبین کو آگاہ کرتے ہیں۔ میری بھانجی ڈاکٹر زاہدہ رفاد اہلیہ عزیزم ڈاکٹر رفاد حال میو ہسپتال لاہور نے الرجی کے مریضوں پر پاکستان میں اپنی نوعیت کی پہلی بار کی گئی ریسرچ پر مبنی مقالہ پیش کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر عزیزہ کے تحقیقی کام اور مقالہ کو دوران سال کا منفرد (Unique) اور بہترین ریسرچ ورک (Research work) قرار دیا گیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک

عزیزہ کراچی کے معروف رائٹر عبدالقیوم شاد (وفات یافتہ) کی بیٹی اور میجر محمد عاصم میر آف اسلام آباد (وفات یافتہ) کی بہو ہے۔ ڈاکٹر زاہدہ رفاد نے اپنے تعلیمی کیریئر کے آغاز سے اب تک تمام امتحانات میں اعزازات حاصل کئے ہیں۔ احباب جماعت سے عزیزہ موصوفہ کی ترقیات اور مخلوق خدا کی بہترین خدمت کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور لکھتے ہیں۔

مکرم مجید احمد صاحب چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر کے بیٹے مکرم شاہد مجید صاحب کا کار کے حادثہ میں ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو شدید چوٹ آئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ذکاء اللہ قریشی صاحب ٹاؤن شپ لاہور کی اہلیہ کو فالج ہو گیا ہے احباب جماعت سے جلد صحت یابی کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالرؤف صاحب معلم وقف جدید کے نانا جان کافی عرصہ سے کینسر کے مرض میں مبتلا ہیں آجکل حالت بہت ناساز ہے۔ اسی طرح عبدالرؤف صاحب کی والدہ محترمہ جو کہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کی سگی بھانجی ہیں عرصہ پونے تین سال سے فالج کے عارضہ سے علیل ہیں۔ ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

مکرم ندیم احمد معین صاحب ابن مکرم نذیر احمد شاد صاحب ساکن 10/3 دارالعلوم غربی (حلقہ خلیل) ربوہ اور دیگر ورثاء نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم نذیر احمد شاد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 10/3 واقع محلہ دارالعلوم غربی ربوہ برقبہ 10 مرلے 7 م ف انکے نام بطور مقاطعہ غیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ہماری والدہ محترمہ صدیقہ علیمہ صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) محترمہ صدیقہ علیمہ صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم ندیم احمد معین صاحب (پسر)
(3) مکرم کرامت اللہ ظفر صاحب (پسر)
(4) محترمہ بشریٰ نفیسہ صاحبہ (دختر)
(5) محترمہ صادقہ انیسہ صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارلقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلان داخلہ

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پوسٹ گریجوایٹ پروگرام میں داخلہ کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

شماریات، فزکس، کیمسٹری (صبح و شام)، میتھ (صبح و شام)، جغرافیہ، اسلامک سٹڈیز، ہسٹری و پاکستان سٹڈیز، عربی، انگلش (صبح و شام)، معاشیات، سیاسیات، اردو (اقبالیات)، ماس کمیونیکیشن، ایجوکیشن، لائبریری و انفارمیشن سائنس، فارسی، سرائیکی، L.L.B.

تعلیمی قابلیت میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ بیچلرز ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم HBL کی مختلف شاخوں سے دستیاب ہیں جس کی تفصیل روزنامہ ڈان مورخہ 20- ستمبر 99ء میں درج ہے۔ بذریعہ ڈاک کوئی داخلہ فارم ارسال نہیں کئے جائیں گے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 99ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تائیوان میں ہولناک زلزلہ

تائیوان میں اس صدی کے سب سے ہولناک زلزلے میں 1400- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ جبکہ 3500- افراد زخمی ہوئے ہیں۔ پیر اور منگل کی درمیانی شب رات ساڑھے بارہ بجے آنے والے زلزلے سے وسطی شہر تائی پے ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ بلند و بالا کئی منزلہ عمارتیں زمین بوس ہو گئیں۔ ہزاروں افراد ملبے تلے دب گئے۔ زلزلے کی شدت 7ء6 تھی۔ ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ امدادی کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔ تائیوان کے وزیر اعظم نے عالمی مدد کے لئے اپیل کر دی ہے۔ زلزلے کے باعث بحرالکاہل میں شدید لہروں کا خدشہ ہے۔ مواصلات اور بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا۔ چین نے جس کا سیاسی طور پر تائیوان سے شدید تنازعہ ہے' امداد کی پیشکش کی ہے ریڈ کراس نے فوری طور پر ایک لاکھ ڈالر بھجوائے ہیں۔ جاپان نے طبی دستہ بھجوا دیا ہے۔ زلزلہ آنے کے 9 گھنٹے کے بعد مزید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ متعدد عمارتوں کو آگ لگ گئی۔ جزیرے کا بیشتر حصہ تاریکی میں ڈوب گیا۔

امن فوج ڈلی میں پھیل گئی

اقوام متحدہ کی امن فوج مشرقی تیمور کے دارالحکومت ڈلی میں ہر طرف پھیل گئی ہے اور اس نے انڈونیشیا کی حامی مسلح ملیشیا کو غیر مسلح کرنا شروع کر دیا ہے۔ بین الاقوامی فوج کو اگرچہ کسی مزاحمت کا سامنا کرنا نہیں پڑ رہا تاہم امن فوج کے کمانڈر کا کہنا ہے کہ حالات پر خطر ہیں۔

روسی وزیر اعظم کی برطرفی کا امکان

روس میں ایک بار پھر یہ امکان پیدا ہو گا ہے کہ صدر یلسن اپنے وزیر اعظم کو برطرف کر دیں گے۔ اس کی وجہ صدر یلسن پر مستعفی ہونے کے لئے دباؤ ہے۔ عسکریت پسندوں کی کارروائیوں اور بم دھماکوں نے روسی عوام کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ صدر یلسن اس بار اپنے اوپر سے دباؤ کم کرنے کیلئے رخ وزیر اعظم کی طرف موڑ دیں گے۔ 18 ماہ کے عرصے میں موجودہ وزیر اعظم 5 ویں وزیر اعظم ہیں۔ چار کو صدر برطرف کر چکے ہیں۔

لکھنؤ مرکز توجہ بن گیا

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی لکھنؤ سے جو انتخاب لڑ رہے ہیں وہ ملک بھر میں توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ کانگرس نے ان کے مقابلے میں ڈاکٹر کرن سنگھ کو کھڑا کیا ہے۔ دونوں امیدواروں کے درمیان کانٹے دار مقابلے کی توقع ہے۔

اسلامی طاقتوں پر صدر یلسن کا الزام

روس کے صدر یلسن نے اسلامی طاقتوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ روس کے معدنی وسائل پر قبضہ کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے ماسکو میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ داغستان کے منصوبے کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ چیچنیا پر حملے جاری رہیں گے۔

انسانی حقوق کی بڑھتی ہوئی خلاف ورزیاں

نیویارک میں جنرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا۔ سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اپنے خطاب میں عالمی لیڈروں پر زور دیا کہ وہ دنیا میں قیام امن کیلئے مشترکہ جدوجہد کریں۔ انہوں نے انسانی حقوق کی بڑھتی ہوئی خلاف ورزیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اسے کسی بھی حالت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے عالمی لیڈروں سے کہا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کریں۔

بھارت وزیر دفاع کا الزام مسترد

بھارت کے الیکشن کمیشن نے بھارتی وزیر دفاع جارج فرنانڈس کا وہ الزام مسترد کر دیا ہے جس میں انہوں نے اضافی بیلٹ پیپر چھاپنے کا الزام لگایا تھا۔ جارج فرنانڈس کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کرنے کیلئے بھارتی بحریہ کے سابق سربراہ ایڈمرل وشنو بھگوت پٹنہ پہنچ گئے۔

بھارت کا آئی ایس آئی پر الزام

بھارت نے پاکستان کی فوج کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ بھارت میں بڑے پیمانے پر انتشار پھیلانے کیلئے مشرقی پنجاب میں اسلحہ اور جعلی کرنسی فراہم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ آئی ایس آئی پر بھارت میں منشیات پھیلانے کا الزام بھی عائد کیا گیا ہے۔

ایران کا نیا میزائل

ایران نے ایک نیا میزائل تیار کیا ہے جس کا نام "زلزال" رکھا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

ہے وہیں پر روک دی جاتی ہے نظر بڑھ نہیں سکتی۔ اکثر مریضوں کو جب Laser کی شعائیں لگوائی جاتی ہیں۔ جو وہ سمجھتے ہیں کہ نظر بہتر ہو جائے گی۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔ لیزر سے خون کی بہتی ہوئی نالیوں کو بند کر دیا جاتا ہے تاکہ جتنا پردہ باقی Normal ہے۔ اس کو محفوظ کیا جا سکے۔ شکر کی وجہ سے اگر سفید موتیا ہو جائے تو اس کا علاج آپریشن ہی ہے۔ شکر کی وجہ سے خوانخواستہ کالا موتیا ہو جائے تو اس کا علاج تسلی بخش نہیں ہے۔ اور مریض کو بہت تکلیف رہتی ہے۔ اگر اعصاب متاثر ہو جائیں تو مختلف قسم کے Vitamins لئے جائیں۔ اور اپنے فزیشن سے مشورہ کرنا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 22 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
23۔ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-06
24۔ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-33
24۔ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-55

سیاسی انتشار کے ذمہ دار اخبارات ہیں

صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ ملک میں سیاسی انتشار کے ذمہ دار اخبارات ہیں۔ ایسے لوگوں کے بیانات صفحہ اول پر شائع کئے جاتے ہیں جو عوام کے نمائندے ہی نہیں۔ جبکہ حقیقی نمائندوں کو تیسرے اور چوتھے صفحے پر جگہ دی جاتی ہے۔ اپوزیشن نے کیا انتشار پھیلانا ہے سب کچھ اخبارات کر رہے ہیں۔ اور یہی بلڈ پریشر بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ موجودہ حالات میں اخبارات مناسب رویہ اختیار کریں جس سے ملک کو فائدہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات غیر نمائندہ لوگوں کو ہیرو نہ بنائیں۔ ملک میں ایجی ٹیشن کی سیاست کرنے والوں کی پارلیمنٹ میں کوئی نمائندگی نہیں۔ حکومت کو آئینی طور پر اپنی مدت پوری کرنے کا حق حاصل ہے۔ ملک میں کسی قسم کا کوئی انتشار نہیں۔ صدر نے یہ باتیں اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

نواز شریف کے حق میں امریکی بیان

امریکہ کے دفتر خارجہ نے نواز شریف کی حکومت کے حق میں ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ نواز حکومت کے خلاف فوجی بغاوت کی افواہیں تشویشناک ہیں۔ امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اپنے بیان میں خبردار کیا ہے کہ پاکستان میں کسی غیر آئینی تبدیلی کی حمایت نہیں کی جائے گی۔ بی بی سی کے نمائندہ کے اس استفسار پر کہ امریکی دفتر خارجہ کو غیر آئینی تبدیلی کی مخالفت کا بیان کیوں جاری کرنا پڑا امریکی دفتر خارجہ نے وضاحت کی کہ پاکستان میں فوجی بغاوت کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔ مزید برآں امریکی محکمہ خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی فوج اور حزب اختلاف کے بارے میں جو بیان جاری کیا گیا ہے وہ نواز شریف کی حکومت کو بچانے کیلئے نہیں بلکہ جمہوریت کو بچانے کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ نواز شریف ساری عمر وزیر اعظم رہیں۔ دراصل فوج اور حزب اختلاف کو خبردار کیا گیا ہے کہ غیر آئینی طریقے سے تختہ نہ الٹا جائے۔ اس طرح کی کسی بھی کوشش کی امریکہ حمایت نہ کرے گا۔ کلنٹن انتظامیہ نے حکومت پر بھی واضح کیا ہے کہ تحریر و تقریر اور پرامن احتجاج کی اجازت ہونی چاہئے۔

امریکی دفتر خارجہ کے ایک افسر کی وضاحت

امریکی وزارت خارجہ کے ایک افسر نے جس نے اپنا نام نہ بتانے کی درخواست کی ہے کہا ہے کہ شہباز شریف اور حکومت امریکہ کے درمیان جو بات چیت ہوئی ہے اس کے بعد ایسا بیان متوقع تھا۔ گفتگو میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ پاک امریکہ تعلقات کے استحکام کیلئے پاکستان میں مستحکم منتخب حکومت ہونا ضروری ہے۔ امریکی عہدیدار سے سوال کیا گیا کہ کیا امریکہ آئینی آمریت کی حمایت کرے گا تو عہدیدار نے کوئی جواب نہ دیا۔ عہدیدار نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مارشل لاء کی مخالفت یا حمایت کا انحصار اس بات پر ہے کہ مارشل لاء کون لگاتا ہے؟

امریکہ کا دورہ انتہائی کامیاب رہا

پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ان کا امریکہ کا دورہ انتہائی کامیاب رہا ہے۔

شہباز کے دورہ کے بعد امریکی بیان

بی بی سی نے کہا ہے کہ میاں شہباز شریف کے دورۂ امریکہ کے بعد امریکہ کا بیان معنی خیز ہے۔ یہ بیان شہباز شریف کے دورۂ امریکہ کے دو روز بعد جاری ہوا ہے۔ پاکستان کی سیاست کے فوجی اور سیاسی کرداروں کو امریکہ کا انتباہ غیر معمولی سفارتی حرکت ہے۔

موجودہ حکومت جانے کے بعد

قائد حزب اختلاف محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت جانے کے فوراً بعد وطن واپس جاؤں گی انہوں نے کہا کہ شہید بابا اور دونوں بھائیوں کی قسم آخری سانس تک مظلوم عوام کا ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔ انہوں نے کہا کہ میں پاکستان کے عدالتی نظام کے نامناسب سلوک اور نفسیاتی جنگ کا شکار ہوئی ہوں۔ بھارتی خبر رساں ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آصف زرداری اچھے ہیں یا برے ہم دونوں ساتھ ساتھ ہیں۔ عوام ہمیں ایک موقعہ اور دیں۔

تبصرہ کی بھی ضرورت نہیں

وزیر اطلاعات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ حکومت کی تبدیلی کی افواہیں قابل تبصرہ بھی نہیں۔ عام انتخابات وقت مقررہ پر ہونگے۔

اپوزیشن کا امریکی بیان پر ردعمل

امریکہ کے بیان پر پاکستان کی اپوزیشن نے اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی بیان کی کوئی وقعت نہیں۔ جدوجہد جاری رکھیں گے۔ نوابزادہ نصراللہ نے کہا کہ نواز شریف کو مبارک ہو ان کا رتبہ شاہ ایران، مارکوس اور سوہارتو کے برابر ہو گیا۔ طاہر القادری نے کہا کہ امریکی بیان نے عوامی جذبات کی توہین کی ہے۔

داخلی معاملات میں مداخلت نہیں

امریکی بیان کے بارے میں پاکستان پیپلزپارٹی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بیان پاکستان کے معاملات میں مداخلت نہیں۔ اس سے ہمارے موقف کو تقویت ملی ہے۔ امریکہ نے اپنی پالیسی کو واضح کیا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی بھی یہی پالیسی ہے کہ ہم کوئی غیر آئینی تبدیلی نہیں چاہتے۔ گرینڈ الائنس میں بھی ہمارا یہی موقف تھا اور تمام پارٹیوں نے اسے تسلیم بھی کیا۔

احتساب کے بعد ہی انتخابات ہونگے

گرینڈ الائنس کے طاہر القادری نے کہا ہے کہ احتساب کو نتیجہ خیز بنانے کے بعد ہی الائنس انتخابات کرائے گا۔ نوے دن میں انتخابات کا تقاضا آئین کرتا ہے تو یہ بھی آئین ہی کہتا ہے کہ بددیانت فرد الیکشن لڑنے کا اہل نہیں۔

عالمی عدالت میں پاکستان کا مقدمہ

پاکستان نے بھارت کے خلاف عالمی عدالت میں مقدمہ درج کرا دیا ہے۔ پاکستان نے بھارت کے خلاف طیارہ مار گرانے پر ہرجانہ طلب کیا ہے۔ پاک بحریہ کے غیر مسلح طیارے کو گرا کر اقوام متحدہ کے منشور کے تحت عائد ذمہ داریوں اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

منظور وٹو کیس کی سماعت سے انکار

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس فقیر محمد کھوکھر نے منظور وٹو کیس کی سماعت کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں بطور سرکاری وکیل سابق وزیر اعلیٰ کے خلاف ایک کیس میں ہائی کورٹ کے روبرو پیش ہو چکا ہوں۔ تاہم فاضل جج نے دو ہفتوں کیلئے منظور وٹو کی ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرلی۔

سرحد اسمبلی کی قرارداد

سرحد اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پنجاب حکومت سرحد کو گندم کی سپلائی پر سے پابندی ختم کرے۔ اے این پی کی قرارداد کی حکومتی اور اپوزیشن تمام ارکان نے حمایت کی۔ اے این پی کے فرید طوفان نے کہا کہ پنجاب سے گندم کی سپلائی پر سے پابندی صرف وزیر اعظم ہی ختم کرا سکتے ہیں۔

فوج پیچھے رہ کر کام کرے

سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ افواہ ہے کہ جنرل پرویز مشرف کو ہٹایا جا رہا ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837۔ رہائش 212175۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

پرانے پیچیدہ "لاعلاج" امراض کا علاج
ہولزمک "لاسٹ ایڈ" ٹریننگ
برائے (1) ڈاکٹرز (2) گریجوایٹس (3) میٹریکولیٹس
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 دارالعلوم شرقی ربوہ 04524-212694

خوبصورت گھر
نزد عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ لاہور
گھر برائے فروخت یا کرائے کے لئے
اپر پورشن
رابطہ۔ ملک محمود انور لاہور
فون 042-6662446-7235517

بیماری کا خاتمہ صرف معیاری دوا سے
جرمنی کی تمام سیل بند ادویات اور معیاری پاکستانی ادویات' گولیاں' ٹکیاں'
شوگر آف ملک۔ پہلے سے زیادہ رعایتی قیمت پر نیز خالی ڈبیاں اور ڈراپرز دستیاب ہیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل۔
گولبازار ربوہ
فون 771
213156

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61